

# از عدالتِ عظمیٰ

یو۔ پی۔ او اس ایوم وکاس پریشر و دیگر

بنام

روی کمار آنند و دیگر

تاریخ فیصلہ: 2 مئی 1995

[آرایم سہائے اور سجا تاوی منوہر، جسٹس صاحبان]

مکانات:

ہاؤسنگ بورڈ- مکانات کی الاٹمنٹ- قیمتوں میں اضافہ- دعویٰ رٹ- عدالت عالیہ نے اضافے کو برقرار رکھا لیکن بورڈ کو سود اور جرمانے کے سلسلے میں نرمی دینے کی ہدایت کی- صارفین کی جانب سے خصوصی اجازت کی درخواست- برطرفی- سپیشل جج کا جائزہ- عدالت عالیہ کی طرف سے پہلے دیے گئے فوائد کا دعویٰ کرنے والے کچھ صارفین کی طرف سے رٹ- ان صارفین کو رعایت دینے کے لیے بورڈ کی قرارداد جو اپنے مقدمات واپس لیں گے- کوتاہی برتنے والے صارفین کو نوٹس جاری کرنا- بورڈ کے فیصلے پر مشتمل خط ہر صارف کو نہیں بھیجا گیا- عدالت عالیہ کی طرف سے نہ صرف کوتاہی برتنے والے بلکہ تمام درخواست گزاروں کو رعایتی فوائد فراہم کرنے کی ہدایت- جائز قرار دیا گیا- لیکن منافع اور بالائی مصارف کے سلسلے میں 50 فیصد رعایت کے حوالے سے عدالت عالیہ کی ہدایت کو جائز نہیں ٹھہرایا گیا کیونکہ اسے پہلے کی درخواستوں میں طے کیا گیا تھا۔

مدعا علیہان، جنہیں اپیل کنندہ بورڈ کی طرف سے خود کفیل اسکیم کے تحت فلیٹ الاٹ کیے گئے تھے اور تاخیر سے سپردگی دی گئی تھی، نے اپیل کنندہ کی طرف سے طلب کی گئی بڑھتی ہوئی قیمت کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے اس اضافے کو برقرار رکھا لیکن کہا کہ صارفین کی طرف سے 18 فیصد سود کا مطالبہ حد سے زیادہ تھا اور بورڈ کے کمشنر کو ہدایت کی کہ صارفین کو سود اور جرمانے میں نرمی دی جائے۔ جواب دہندگان نے خصوصی اجازت

کی درخواست دائر کی جسے خارج کر دیا گیا۔ لہذا، وہ تنازعہ فیصلے کی وضاحت کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی درخواست دائر کرتے ہیں۔ اس دوران، کچھ صارفین نے وہی فوائد کا دعویٰ کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کیں جو عدالت عالیہ نے اپنے پہلے حکم میں دیے تھے۔ ان درخواستوں کے زیر التواء ہونے کے دوران بورڈ نے ان صارفین کو سود اور بالائی مصارف کے حوالے سے کچھ مراعات دینے کا فیصلہ کیا جو عدالت سے اپنے مقدمات واپس لے لیں گے اور اسی کے مطابق اپنے حکام کو ہدایت کی کہ وہ ان صارفین سے رقم کی وصولی کے لیے نوٹس جاری کریں جنہوں نے ادائیگی کرنے میں غلطی کی تھی۔ تاہم، بورڈ کے فیصلے سے ہر انفرادی صارف کو تحریری طور پر آگاہ نہیں کیا گیا۔ بورڈ کی قرارداد پر مشتمل جولائی 1990 کے خط کی بنیاد پر عدالت عالیہ نے ہدایت کی کہ فوائد ہر درخواست گزار کو فراہم کیے جائیں۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی ہدایت دی کہ عدالت عالیہ ہاؤسنگ بورڈ کے فیصلے کے خلاف انتظامی اور منافع کے چارجز کی مانگ کو 50 فیصد تک کم کیا جائے۔

جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. بورڈ کی طرف سے منظور کردہ قرارداد اور اس کے نفاذ کا اثر ان صارفین کو رعایت دینا تھا جنہوں نے کوتاہی کا اعتراف کیا تھا جو مناسب نہیں تھا۔ اگر بورڈ کے کمشنر نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق شرائط میں نرمی کی تو اس کے فائدے سے ان لوگوں کو انکار نہیں کیا جاسکتا جو قانون کی زیادہ پابندی کرتے تھے اور بورڈ کی طرف سے مانگی گئی پوری رقم جمع کراتے تھے۔ انہیں نادہندگان سے بدتر نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ نتیجتاً، وہ تمام صارف جنہوں نے نظر ثانی درخواستیں یا رٹ پٹیشن دائر کی تھیں اور جن کو کوئی اطلاع نہیں بھیجی گئی تھی، انہیں بھی اسی رعایت میں توسیع دی جائے گی۔ تمام صارفین کو رعایت میں توسیع کے حوالے سے عدالت عالیہ کے حکم کو برقرار رکھا گیا ہے۔

2. عدالت عالیہ منافع اور اوور بالائی مصارف کے سلسلے میں 50 فیصد کی رعایت دینے میں جائز نہیں تھی کیونکہ ان پہلوؤں کا آخر کار فیصلہ کیا گیا تھا اور اس سے قبل کی رٹ پٹیشنوں میں تصفیہ کیا گیا تھا، جس کے خلاف اس عدالت نے خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج کر دی تھیں۔ عدالت عالیہ اس معاملے کو نظر ثانی درخواست کے ذریعے دوبارہ نہیں کھول سکتی تھی جب اس عدالت نے اس کی اجازت نہیں دی تھی اور جس کا اثر، اگر اجازت دی جاتی تو، پہلے کے فیصلے کی حتمی حیثیت میں خلل ڈالنا ہوتا۔ عدالت عالیہ کا مذکورہ حکم کا عدم قرار دیا جاسکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5713، سال 1995 وغیرہ۔

دیوانی متفرق رٹ پٹیشن نمبر 1179، سال 1987 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے  
5.11.1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس بی سنیل اور پی کے جین۔

جواب دہندگان کے لیے ارون جیٹلی، رنجن مکھرجی، راکیش پرسد اور بی بی سہاریہ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

مکانات کی تعمیر اور فراہمی کے لیے تشکیل شدہ قانونی ادارے کی طرف سے دائر کی گئی ان  
اپیلوں میں غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ، ان معاملات کے  
مخصوص حقائق اور حالات میں، مختلف صارفین کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواستوں اور رٹ  
پٹیشنوں کی اجازت دینے کے لیے جائز تھی اور اپیل گزاروں کو فلیٹوں کی تاخیر سے فراہمی کی وجہ  
سے منافع اور انتظامی چارجز میں 50 فیصد کی رعایت دینے کی ہدایت کرتی ہے کیونکہ عدالت عالیہ نے  
پہلے کی رٹ پٹیشن میں سود اور جرمانے کے حوالے سے ایسا فائدہ دیا تھا۔

تنازعہ کی مناسب تعریف کے لیے مختصر طور پر چند حقائق کا ذکر کرنا ضروری  
ہے۔ اکتوبر/نومبر 1984 کے مہینے میں کسی وقت اعلان کردہ 'خود کفیل اسکیم، 1985' کے نام سے  
مشہور اسکیم میں جواب دہندگان کو 1986 میں مختلف آمدنی والے گروپوں میں مختلف اقسام کے  
فلیٹ الاٹ کیے گئے تھے۔ لیکن تعمیرات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے قبضہ حوالے نہیں کیا جاسکا۔ جب  
قبضہ پہنچایا گیا تو اپیل کنندہ نے اضافی رقم کا مطالبہ کیا کیونکہ اس دوران قیمت بڑھ گئی تھی۔ صارفین  
نے اسے چیلنج کیا کیونکہ مانگی گئی رقم من مانی تھی اور تعمیرات بھی نامکمل تھیں۔ رٹ پٹیشنوں کا فیصلہ  
فروری 1990 میں کیا گیا۔ اضافے کو برقرار رکھا گیا۔ لیکن 18 فیصد پر سود کی مانگ کو حد سے زیادہ  
قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے مزید مشاہدہ کیا کہ اسکیم سے متعلق اپیل کنندہ کی طرف سے جاری کردہ  
بروشر کمشنر کو جائز وجہ سے یا سرکاری مشینری کی سستی کی وجہ سے تاخیر کے لیے مختلف شرائط سے  
نرمی دینے کا اختیار دیتا ہے۔ عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ چونکہ تاخیر اپیل کنندہ کی ابتدائی ذمہ  
داری پوری نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے، اس لیے کمشنر سود اور جرمانے میں نرمی دینے پر غور کر سکتا

ہے۔ جواب دہندگان مطمئن نہیں تھے۔ انہوں نے خصوصی اجازت کی درخواستوں کے ذریعے اس عدالت سے رجوع کیا۔ درخواستیں 22 مارچ 1990 کو خارج کر دی گئیں۔ حکم نامہ اس طرح ہے:-

"خصوصی اجازت کی درخواستیں بے بنیاد ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔ تاہم، ان ایس ایل پیز کی قسمت، درخواست گزاروں کے متنازعہ فیصلے میں کچھ مشاہدات کی وضاحت کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی، جس کے بارے میں درخواست گزاروں کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کے حق میں ہیں اور جس کے بارے میں ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔"

جواب دہندگان کے حکم کے آخری حصے میں مشاہدات کے نتیجے میں نظر ثانی درخواستوں کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا گیا۔ کچھ صارفین نے اسی فائدے کا دعویٰ کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کیں جو عدالت عالیہ نے 7 فروری 1990 کے اپنے حکم میں دی تھیں۔ جب کہ یہ درخواستیں زیر التواء تھیں، اپیل کنندہ نے حکم نامے کے ذریعے جاری کردہ ہدایات کے مضمرات پر غور کرنے کے لیے ایک اجلاس کیا۔ بورڈ نے فیصلہ کیا:-

"پریشنر نے بحث کے بعد اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ پریشنر کی طرف سے مزید فیصلہ کیا گیا کہ یہ فائدہ ان صارفین کو دیا جائے جو عدالت سے اپنا مقدمہ واپس لیتے ہیں۔"

اس کے بعد خط میں وہ مراعات دی جاتی ہیں جو بورڈ نے صارفین کو دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ اس طرح تھا:-

"1. الاٹمنٹ آرڈر کے جاری ہونے کے بعد صارفین سے تین ماہ کی مدت کے اندر کوئی سود نہیں لیا جائے گا جیسا کہ 22.4.88 کے حکم میں اشارہ کیا گیا ہے۔

2. تین ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد صارفین سے %14.5 کی شرح پر سادہ سود وصول کیا جائے گا جیسا کہ 29 جولائی 1988 کے حکم میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس مدت کو تین ماہ کی میعاد ختم ہونے سے شمار کیا جائے گا، لیکن ایک سال کے وقفے کے بعد ایسے صارفین سے 18 فیصد سود جرمانہ سود وصول کیا جائے گا۔

3: دیکھ بھال کے اخراجات کو 50 فیصد تک کم کیا جائے گا۔

آخر میں یہ شامل کیا گیا:-

"پریشد کے مذکورہ فیصلے کے تحت اسٹیٹ مینجمنٹ آفیسر اندرانگر / وکاس نگر، لکھنؤ اور کانپور اور رائے باریلی کو مطلع کیا جائے کہ متاثرہ افراد کا مشخصہ جائے اور نوٹس کے ساتھ استدعا بھیجی جائے۔ براہ کرم فوری کارروائی کریں تاکہ رقم کی بازیابی ہو سکے۔"

یہ خط عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اگرچہ نظر ثانی درخواستوں یارٹ پٹیشنوں کا دائرہ کار محدود تھا، صارفین نے ایک بار پھر کشیدگی کے مسئلے کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اسے خارج کر دیا گیا۔ لیکن عدالت عالیہ نے خط پر غور کرنے کے بعد مشاہدہ کیا کہ یہ فوائد ہر درخواست گزار کو فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ مزید کہا گیا کہ چونکہ انتظامی اور منافع کے چارجز کے بارے میں کوئی معاہدہ ذمہ داری نہیں تھی جس کی درخواست گزاروں سے وصولی کی کوشش کی گئی تھی، اس لیے مانگ میں 50 فیصد کمی کی جاسکتی ہے۔

غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ نے 20/21 جولائی کے خط کے فوائد کو ان تمام صارفین تک بڑھانے کا جواز پیش کیا تھا جنہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تھا کیونکہ بورڈ نے اسے صرف ان لوگوں تک بڑھایا تھا جو اپنی درخواست واپس لینے پر راضی ہوئے تھے۔ اس بڑے مسئلے کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ صارفین کو کسی بھی فائدے کا دعویٰ کرنے سے صرف اس صورت میں روکا جاسکتا ہے جب یہ ثابت ہو سکے کہ بورڈ کا فیصلہ تحریری اطلاع کے ذریعے ان کے نوٹس میں لایا گیا تھا اور پھر بھی وہ اس سے فائدہ اٹھانے پر راضی نہیں ہوئے۔ ایسا لگتا ہے کہ بورڈ کے فیصلے سے ہر انفرادی صارف کو تحریری طور پر آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ بورڈ کے معروف وکیل کی یہ دلیل متاثر نہیں کرتی کہ جب خط عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو اسے صارفین کو مطلع کیا جانا چاہیے۔ یہ اسکیم ایک خود کفیل اسکیم تھی۔ خط کے آخری حصے سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ صارفین نے ادائیگی نہیں کی تھی۔ لہذا حکام کو رقم کا حساب لگانے کے بعد خطوط جاری کرنے کی ہدایت کی گئی۔ فیصلے سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے یہ دلیل نہیں دی جاسکتی کہ جن لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا وہ رعایت کے حقدار نہیں تھے۔ قرارداد اور اس کے نفاذ کا اثر ان صارفین کو رعایت دینا تھا جنہوں نے کوتاہی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ منصفانہ نہیں تھا۔ اگر کمشنر عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق شرط میں نرمی کرتا ہے تو اس کے فائدے سے ان لوگوں کو انکار نہیں کیا جاسکتا جو قانون کی زیادہ پابندی کرتے تھے اور بورڈ کی طرف سے مانگی گئی پوری رقم جمع کراتے تھے۔ انہیں ان لوگوں سے بدتر نہیں بنایا جاسکتا جو نادمہندہ تھے۔ نتیجتاً، وہ تمام صارف جنہوں نے نظر ثانی درخواستیں یارٹ

پٹیشن دائر کی تھیں اور جن کو کوئی اطلاع نہیں بھیجی گئی تھی، انہیں بھی اسی رعایت میں توسیع دی جائے گی۔

عدالت عالیہ نے مزید کہا ہے کہ دیکھ بھال کی طرح استدلال کی برابری پر صارفین کو منافع اور اوور بالائی مصارف کے سلسلے میں 50 فیصد کی رعایت دی جانی چاہیے۔ کیا انہیں کفیل اسکیم میں پریشد ان افراد سے منافع اور اوور بالائی مصارف وصول کرنے کا حقدار تھا جنہوں نے پوری رقم جمع کی تھی لیکن قبضہ نہیں سونپا گیا تھا اور پریشد کی طرف سے تاخیر ایک قابل بحث مسئلہ ہے جس پر اس معاملے میں کوئی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ صارفین کے لیے اسے اٹھانا کھلا نہیں تھا اور عدالت عالیہ رعایت دینے میں جائز نہیں تھی کیونکہ ان پہلوؤں کا آخر کار فیصلہ کیا گیا تھا اور سابقہ رٹ پٹیشنوں، ایس ایل پیز میں تصفیہ کیا گیا تھا جن کے خلاف اس عدالت نے خارج کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ اس معاملے کو نظر ثانی درخواست کے ذریعے دوبارہ نہیں کھول سکتی تھی جب اس عدالت نے اس کی اجازت نہیں دی تھی اور جس کا اثر، اگر اجازت دی جاتی تو، پہلے کے فیصلے کی حتمی حیثیت میں خلل ڈالنا ہوتا۔

نتیجے میں، جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کا حکم جس میں نظر ثانی کی درخواست کی اجازت دی جاتی ہے اور پریشد کو انتظامی چارجز کے ساتھ ساتھ وصول کیے جانے والے منافع پر 50 فیصد رعایت دینے کی ہدایت کی جاتی ہے، اسے الگ کر دیا جاتا ہے۔ سود اور رعایت میں توسیع کے حوالے سے حکم جیسا کہ جولائی 1990 کے خط میں تمام صارفین کو پہلے کیے گئے مشاہدے کے تابع بتایا گیا ہے، برقرار رکھا گیا ہے۔ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔